قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 14 جون 2022ء | 14 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 14 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 117

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۷۲﴾ۚۖ اِنَّہُمۡ لَہُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾ۖ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۱۷۴﴾

(الصّٰفّٰت: 172-174)

ترجمہ: اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا (یہ) فرمان گزر چکا ہے (کہ) یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی اور یقینا ہمارا لشکر ہی ضرور غالب آنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت تو فرمانی تھی اور ہمیشہ فرماتا رہا لیکن آپؐ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کی طرف متوجہ رہے اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما اور مجھے کامیابی عطا فرما اور میرے مقابل پر دشمنوں کو کامیاب نہ کر۔ میرے لئے موافقانہ تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ اور میری راہنمائی فرما اور میرے لئے ہدایت مہیا فرما اور ہر وہ شخص جو میرے خلاف حد سے بڑھ جائے، اس پر مجھ کو کامیاب فرما۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیؐ)

تو یہ دعا ہے جو آپؐ کرتے تھے اور یہ دعا بڑی جامع دعا ہے جو ہر ایک کو کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عُلو اور مرتبہ ظاہر کیا ہے۔ اور وہ سورۃ ہے اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ (الفیل:2) یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ مَیں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا؟ یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے

بقیہ صفحہ 10 پر

اس شمارہ میں

- پند و نصیحت (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری
- یہودیوں کی ناکامی - قرآنی انبیاء
- حیاتِ نور الدینؓ
- یجبل جلسہ سالانہ ساں پیدرو، آئیوری کوسٹ
- سینیگال میں مستحق غرباء میں امدادی اشیاء کی تقسیم
- خواجہ اختر سعید مرحوم آف لاہور

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ کے لئے نکلتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے نام سے ہی میں جنگ کرتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک حدیث نمبر 12909)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

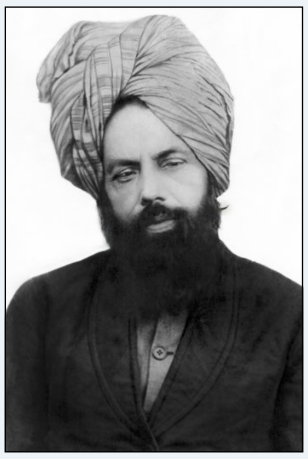

پانچ خطرناک مواقع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔

ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔

دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافرلوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔

تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کرلیا تھا۔ اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔

چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔

پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پُرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263-264 حاشیہ)

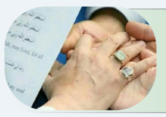

دربارِ خلافت

’’آج تم یہ عہد کرلو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قولِ سدید کی وجہ سے تم لغو باتوں سے بھی پرہیز کرنے والے بن جاؤ گے۔لغو بات سے پرہیز بذاتِ خود پھر نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ برائیوں سے دور کرتا ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ’’آج تم یہ عہد کرلو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا‘‘ اگر اس پر عمل کرتے رہے تو فائدہ ہو گا۔تمہاری برائیاں چھٹ جائیں گی۔ تو اس نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام چھوٹی بڑی برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا پا لیا۔

(التفسیرالکبیر لامام رازیؒ جزء16صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبہ زیر آیت نمبر 119دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور جب انسان برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ اور فعل اُس کو اعمال کے اصلاح کی توفیق دیتا ہے۔ اور یوں وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جو اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں کہ جو نیک اعمال اب سرزد ہو رہے ہیں اُنہی کا اجر ہے، بلکہ تقویٰ پر چلنے والے، سچائی پر قائم ہونے والے اپنے گزشتہ گناہوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش کروا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف تمہارے اعمال کی اصلاح نہیں ہو گی بلکہ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ۔ تمہارے گزشتہ گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہے، تقویٰ پر قائم رہے، نیکیاں کرنے کی توفیق پاتے رہے، فتنہ و فساد سے بچے رہے، اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کو حقیقی مومن بننے کے لئے دیئے ہیں، جن کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً اس طرح توجہ دلائی ہے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرو گے تو حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)۔ اور حقیقی مومن بننے کے نتیجہ میں آئندہ یہ گناہ بھی پھر معاف ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہ آئندہ گناہ انسان کرتا جائے اور خدا تعالیٰ معاف کرتا جائے گا، بلکہ نیک اعمال کی وجہ سے، اصلاحِ نفس کی وجہ سے گناہوں سے دُوری ہوتی چلی جائے گی۔ استغفار کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے گناہوں کے خلاف انسان کو طاقت ملتی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ‘‘ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ گزشتہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں کے خلاف طاقت ملتی ہے جس سے پھر اعمالِ صالحہ کا ایک جاری اور مسلسل عمل جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فوزِ عظیم ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے۔

پس فوزِ عظیم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے طاقت مانگنا ضروری ہے۔ اور یہ طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ جب یہ طاقت ملے گی تو پھر نیک اعمال بھی سرزد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی فرماتا رہے گا۔ اور پھر ایسے انسان کا اُن حقیقی مومنوں میں شمار ہو گا جو سچائی پر قائم رہنے والے اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے مومنین ہیں۔ پس تقویٰ فوزِ عظیم تک لے جاتا ہے اور فوزِ عظیم حاصل کرنے والے متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ اگر حقیقی مومن بنا ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دعا کا تحفہ

ثابت قدمی اور انجام بخیر کی دُعا

دربارِفرعون میں جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں عاجز آ کر ایمان لے آئے تو فرعون نے انہیں سخت انتقام کی دھمکی دی اس کے جواب میں انہوں نے ایمان پر اپنی پختگی کا اظہار کیا اور یہ دعا کی۔

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۲۷﴾ (الاعراف:127)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 7)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔جرمنی

پند و نصیحت

(کلام حضرت مرزا بشیر احمدؓ)

اپنا غمخوار مجھ کو جان اے دوست
میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست

دنیائے دُوں سے مت لگانا دل
چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست

پھول جتنے بھی چن سکے چن لے
ہے اجڑنے کو بوستان اے دوست

دین سے پھیرتا ہے تُو منہ کیوں؟
اس پہ لگتا نہیں لگان اے دوست

دین سے جو تجھے کرے غافل
بات اس کی کبھی نہ مان اے دوست

اس سے نکلیں گے بےبہا موتی
ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست

لوٹ لے دین کا خزانہ تُو
اس سے غافل ہے سب جہان اے دوست

گر خدا کی طرف جھکے گا تُو
وہ بھی خود ہو گا مہربان اے دوست

کر تُو یادِ خدا، کہ پیری میں
تجھ کو رکھے گی یہ جوان اے دوست

(کلامِ بشیر صفحہ 4-5 ایڈیشن 1963ء)

ادار یہ

کتاب تعلیم کی تیاری

قسط 46

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے حقوق

اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب وغریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ھمّ وغم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغییر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے

اگر دنیا بیک دستور ماندے
بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ھمّ وغم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سر رشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشا تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے طیار کیا جاتا ہے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں۔ اگر ان کو بالکل بے کار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اُس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان اُن کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تا کہ تکمیل ہو جاوے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے۔ جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف کے پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے، مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کی ابتلاء آویں اور تا کہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، لیکن جن کو تفرقہ اور ابتلاء نہیں آتا ان کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں اُن کا سر اوپر کی طرف نہیں اٹھتا۔ خدا تعالیٰ کا ان کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اس کے ادنیٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں، کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتے جو کسی مال و دولت اور دنیا کی لذت میں نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ ایک بچہ کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں اور اس کی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں، لیکن جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور جن کو ایمان اور یقین کی دولت سے مالامال کرتا ہے ان پر ابتلاء آتا ہے۔

جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے، مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی، بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لیے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں، مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں، بلکہ وہ بدکاری کے لیے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسّر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ھمّ وغم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔نہیں۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کی راہ میں ھمّ و غم آنا ضروری ہے۔غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 1-3 ایڈیشن 2016ء)

دنیا میں جس قدر قومیں ہیں۔ کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے رُوبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔جس نے کہا اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن:61) تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔

قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لیے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں آیا ہے لَا یَرۡجِعُ اِلَیۡہِمۡ قَوۡلًا (طٰہٰ:90) کہ وہ اُن کی بات کا کوئی جواب اُن کو نہیں دیتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں وہ گوسالہ ہی ہیں۔ ہم نے عیسائیوں سے بارہا پوچھا ہے کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کے جواب دیتا ہے تو بتاؤ وہ کس سے بولتا ہے؟ تم جو یسوع کو خدا کہتے ہو۔ پھر اس کو بلا کر دکھاؤ۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ سارے عیسائی اکٹھے ہو کر بھی یسوع کو پکاریں۔ وہ یقیناً کوئی جواب نہ دے گا، کیونکہ وہ مر گیا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 3-4 ایڈیشن 2016ء)

نفس کے حقوق

اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔نہیں، خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں، مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لیے بہشت کے دن ہوتے ہیں خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ہے وہ عالم الغیب ہے وہ حی وقیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لیے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں دیکھو مجھ پر خون اور اقدامِ قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدّعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ اِبۡرَآء (بے قصور ٹھہرانا)۔

پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو ابھی طاعون تمہارے گاؤں میں نہیں۔ یہ خدا کا فضل وکرم ہے اس لئے توبہ کا وقت ہے اور اگر مصیبت سر پر آپڑی اس وقت توبہ کیا فائدہ دے گی۔ جموں، سیالکوٹ اور لدھیانہ وغیرہ اضلاع میں دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک طوفان برپا ہے اور قیامت کا ہنگامہ ہو رہا ہے اس قدر خوفناک موتیں ہوئی ہیں کہ ایک سنگدل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھ کر ضبط نہیں کرسکتا۔ چھوٹا بچہ پاس پڑا ہوا تڑپ رہا اور بلبلا رہا ہے ماں باپ سامنے مرتے ہیں۔ کوئی خبر گیر نہیں ہے بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے اس میں ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جس پر بھیڑیں لٹا کر قصاب ہاتھ میں چُھری لئے ہوئے بیٹھتے ہیں اور آسمان کی طرف منہ کیے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔ میں پاس ٹہل رہا ہوں۔ اتنے میں میں نے پڑھا قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) یہ سنتے ہی انہوں نے جھٹ چُھری پھیر دی بھیڑیں تڑپتی ہیں اور وہ قصاب انہیں کہتے ہیں کہ تم ہو کیا، گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو وہ نظارہ اس وقت تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

غرض خدا بے نیاز ہے، اُسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پروا نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اُسے راضی کرنا چاہیے، لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کرلیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اُٹھا۔ اُس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہو گا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر

بقیہ صفحہ 11 پر

فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

قرآنی انبیاء

یہودیوں کی ناکامی

قسط 17

رومی حکومت کا گورنر آپ کو کوئی سزا نہیں دینا چاہتا تھا لیکن یہودیوں کا اصرار تھا کہ یہ شخص نبوت کی آڑ میں رومی حکومت کے خلاف بغاوت کر رہا ہے اس لئے اس کو سزائے موت دی جانی چاہئے۔ جب ان کا اصرار حد سے بڑھ گیا تو مجبوراً گورنر کو اجازت دینا پڑی اور خدا تعالیٰ کا ایک پیارا نبی بغاوت کے جرم میں صلیب پر لٹکا دیا گیا۔

خدا تعالیٰ نے اپنے اس پیارے بندے کی تکلیف پر نظر کرتے ہوئے اسے صلیب کی موت سے بچا لیا اور حیرت انگیز طور پر یہودیوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے حالات
جو خدا تعالیٰ کے ایک پیارے نبی تھے

آل عمران کی یہ عورت جن کا نام حنہ تھا ایک نیک خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والی اور اس کی راہ میں قربانیاں کرنے والی تھی۔ حنہ کی شدید خواہش تھی کہ ان کے ہاں اولاد ہو تو وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں۔ وہ اکثر یہ دعا کرتیں کہ اے خدا تعالیٰ تو مجھے اولاد عطا کر تا کہ میں اسے تیرے دین کی خدمت کیلئے قربان کروں۔

میری اولاد بھی تیرے گھر یعنی بیت المقدس کی خدمت کرے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی اور ان کے ہاں ایک بچے کی پیدائش کا وقت قریب آ گیا انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اے میرے اللہ! میں اپنے ہونے والے بچے کو ابھی سے تیری راہ میں وقف کرتی ہوں۔ تو اسے میری طرف سے قبول کر لے۔ لیکن جب آپ کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ آپ کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ آپ کا خیال تھا کہ بیٹا پیدا ہوگا تو وہ بہتر رنگ میں خدمت دین کر سکے گا اس لئے جب بیٹی کی پیدائش ہوئی تو آپ تھوڑا سا افسردہ ہوئیں کہ یہ تو لڑکی ہے یہ کیسے دین کی خدمت کرے گی۔ آپ نہیں جانتی تھیں کہ یہ لڑکی جو پیدا ہوئی تھی ان کے سوچے ہوئے لڑکے سے زیادہ خدمت کرنے والی تھی۔ اس لڑکی کی نسل سے اس عظیم نبی نے جنم لیا تھا جس کا نام عیسیٰؑ تھا۔ حنہ نے اپنی اس وقت بیٹی کا نام مریم رکھا اور وعدہ کے مطابق اپنی اس بیٹی کو لے جا کر اپنے علماء کے سپرد کر دیا تا کہ وہ اس لڑکی کو اپنے زیر سایہ تربیت دیں اور اسے خدمت دین کیلئے تیار کریں۔

آج سے قریباً دو ہزار سال قبل بیت المقدس میں یہ واقعات رونما ہو رہے تھے۔ فلسطین کی رہنے والی حنہ اور ان کی بیٹی مریم بنی اسرائیلی نسل میں سے تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے والوں میں سے تھیں۔ چنانچہ انہوں نے جب تربیت کیلئے اپنی وقف شدہ بیٹی مریم کو راہبوں اور علماء کے سپرد کیا تو یہ بحث چلی کہ اس بچی کو کسی عالم کی تحویل میں دیا جائے تا کہ وہ اس کی اچھی تربیت کر سکے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے بہتر جانا کہ قرعہ اندازی کے ذریعے سے فیصلہ کر لیا جائے۔ چنانچہ جب انہوں نے قرعہ ڈالا تو وہ حضرت زکریاؑ کے نام کا تھا۔ جو اپنے وقت کے ایک بزرگ نبی اور روایات کے مطابق حضرت مریم کے حقیقی خالو تھے۔ اب طے یہ پایا کہ حضرت زکریاؑ مریم کو اپنی کفالت میں لے لیں اور اس کی تربیت اور اچھی پرورش کا ذمہ لیں۔ چنانچہ آپ مریم کو لیکر گھر آ گئے اور بہت اچھے انداز میں مریم کی پرورش کرنے لگے۔ اتنے اچھے طریق پر کہ چھوٹی عمر سے ہی مریم نیکی پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئیں۔ مریم کے توکل کا اور خدا تعالیٰ پر بھروسے کا ابتداء سے ہی یہ عالم تھا کہ جب حضرت زکریاؑ آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے کہ اے مریم! یہ کہاں سے آئی ہے؟ تو آپ بلا توقف کہا کرتیں کہ یہ میرے خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ غرض ابتدائی عمر سے ہی مریمؑ نیک اور پاکیزہ فطرت کی مالک تھیں اور روز بروز آپ کی یہ نیکی نکھر رہی تھی۔

حضرت زکریاؑ جب بھی حضرت مریمؑ کی طرف دیکھتے تو ان کی نیکی اور پاکیزگی سے بہت متاثر ہوتے اور ان کے دل میں شدت کے ساتھ یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کاش اللہ تعالیٰ مجھے بھی اولاد دے تو میں اس کی ایسی ہی تربیت کروں۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کرتے ہوئے آپ کو ایک نیک بیٹا عطا کیا جو حضرت یحییٰؑ تھے۔

بہر حال دن گزرتے گئے اور مریمؑ بڑی ہوتی گئیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھتا گیا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے وقف کو قبول کیا اور آپ کے دلی خلوص کی قدر کرتے ہوئے آپ کو الہام بتایا کہ اے مریم اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے ہر ایک برائی سے پاک کیا ہے اور تمام عورتوں پر تجھے فضیلت بخشی ہے۔ اس لئے اے مریم تو اپنے رب کی فرمانبرداری اختیار کر اسی کے حضور سجدہ ریز ہو اور اس کی خالص پرستش کر۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا تھا۔ لیکن یہ تو ابھی ابتداء تھی آگے اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم فضل اور احسان آپ کے منتظر تھے جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ چنانچہ جب اس عظیم احسان کا وقت آیا تو واقعی وہ حیران کن تھا۔ ایسا عظیم جو ناقابل یقین تھا۔

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل میں ایک نبی بھیجنے والا تھا جس نے بھٹکے ہوئے بنی اسرائیل کو راہ راست پر لانا تھا اس نبی کی آمد کے متعلق گزشتہ انبیاء بھی پیشگوئیاں کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو خبر دی کہ اے مریم! اللہ تعالیٰ مجھے اپنے کلام کے ذریعے سے ایک بیٹے کی بشارت دیتا ہے۔ اس مبشر بیٹے کا نام عیسیٰؑ ابن مریم ہوگا وہ اس دنیا میں بھی صاحب عزت اور منزلت ہوگا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے مقربوں میں سے ہوگا۔ وہ لوگوں کو کتاب اللہ اور حکمت الٰہی کی باتیں بتائے گا۔ اور انہیں تورات اور انجیل کا علم دے گا۔ وہ بنی اسرائیل کا رسول ہوگا۔

یہ ایک عظیم خوشخبری تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو عطا کی تھی لیکن چونکہ ابھی آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی اس لئے آپ نے سوچا کہ میں تو غیر شادی شدہ ہوں پھر یہ بیٹے کی خوشخبری کیسے؟ میرے ہاں کیسے اولاد ہو سکتی ہے جب کہ میں ابھی کنواری ہوں؟

اللہ تعالیٰ نے ان الجھنوں کے جواب میں فرمایا کہ اے مریم! تیرے رب نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا؟ سو وہ کام ہونے لگتا ہے۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو بغیر شادی کے اپنے خاص رحم اور فضل سے ایک نیک اور صالح بیٹا عطا کر دیا جس کا نام وحی الٰہی کے ماتحت ''عیسیٰؑ ابن مریم'' رکھا گیا۔

دنیا دار لوگ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے کاموں میں نقص نکالتے رہتے ہیں۔ سو یہی سب کچھ حضرت مریمؑ کے ساتھ بھی ہوا۔ آپ پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ آپ کو برے برے القابات دیئے گئے اور کہا گیا کہ مریم اچھی عورت نہیں ہے۔ وہی لوگ جو کل تک آپ کی نیکی اور پاکیزگی کی قسمیں کھایا کرتے تھے آج خدا تعالیٰ کے ایک معجزے کے ظہور کے بعد آپ سے کھنچ سے گئے تھے۔

یہ وہ وقت تھا جب یہودی ایک نبی کی آمد کے منتظر تھے اور آپ کی پیدائش کے زمانے سے اب تک کئی ایسے واقعات ہو چکے تھے جن سے یہودی علماء اور ربانی لوگوں کو علم ہو گیا تھا ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ چنانچہ جس وقت آپ کی پیدائش بیت اللحم میں (جو فلسطین کا ایک شہر ہے) ہوئی تھی تو اس وقت بھی بعض مجوسی علماء علم نجوم کے ذریعے گھبرا کر یروشلم آئے تھے کہ ہمیں اپنے علم کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہم اس کو دیکھنے آئے ہیں۔

یہ باتیں سن کر اس وقت کے بادشاہ جس کا نام ہیرو دیس تھا اس کو پریشانی لاحق ہوئی کہ اگر واقعی یہ بات ہے تو پھر میری حکومت تو ختم ہو جائے گی کیونکہ وہ بچہ جو پیدا ہوا ہے یہودیوں کا بادشاہ بن جائے گا۔ یہ سوچ کر ہیرودیس نے پروگرام بنایا کہ گزشتہ کچھ عرصے میں بیت لحم اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں ان کو قتل کروا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیت کی اطلاع حضرت مریمؑ تک پہنچا دی اور حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ ہیرودیس یہ ظلم شروع کرے تم اپنے بچے کو لیکر مصر کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ چنانچہ آپ نے بیت لحم کو چھوڑ دیا اور مصر کی جانب روانہ ہو گئیں۔ آپ کی ہجرت کے بعد ہیرودیس نے اپنے پروگرام کے مطابق بیت لحم اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں وہ تمام بچے قتل کروا دیئے جو 2 سال یا 4 سال سے چھوٹی عمر کے تھے۔ لیکن جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے اسے کون مار سکتا ہے۔ جب ہیرودیس بادشاہ مر گیا تو حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ واپس آ گئے اور ناصرہ نامی ایک بستی میں رہنے لگے۔ جہاں سے آپ اکثر مذہبی تہواروں پر یروشلم جایا کرتے تھے۔

اسی بستی میں آپ پرورش پا کر جوان ہوئے اور تقریباً 30 برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور حکم دیا کہ یہود کو ان کے برے عقائد سے نکال کر خدا تعالیٰ کی حقیقی تعلیمات پر اکٹھا کرو۔ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت دراصل حضرت موسیٰ کی شریعت پر ہی تھی۔ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لے کر آئے تھے بلکہ یہود میں جو غلطیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کیلئے مبعوث کئے گئے تھے۔ سو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے کام کا آغاز کر دیا اور تبلیغ شروع کر دی۔

حضرت مسیح بکھرے ہوئے بنی اسرائیلی قبائل کو متحد کرنے اور انہیں خدائے واحد کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کروانے کیلئے آئے تھے۔ وہ بنی اسرائیل جو وقت کی چکی میں بری طرح پس رہے تھے۔ غیروں کی حکمرانی میں رہتے رہتے ان کی قوت برداشت جواب دے چکی تھی اور

اب وہ آزادی چاہتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے یہ اعلان کیا کہ اب خدا تعالیٰ کی بادشاہی کے دن آ گئے ہیں اور میں اس کا منادی ہوں تو لوگ بڑی تیزی سے آپ کے ساتھ شامل ہونے لگے۔ آپ کا یہ کہنا کہ خدا کی بادشاہی کے دن آ گئے ہیں سیاسی طور پر نہ تھا یعنی آپ کا یہ مطلب نہیں تھا کہ حقیقی طور پر بادشاہت رومی حکومت سے چھین کر آپ کو دے دی جائے گی بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ مذہبی طور پر اب ایک عظیم سلطنت قائم ہونے والی ہے۔ ایک نیا اور ہدایت یافتہ سلسلہ شروع ہونے والا ہے جس کے نتیجے میں زمین پر لوگ خدا تعالیٰ سے واقف ہو جائیں گے اور روحانی طور پر ترقیات حاصل کریں گے۔

لیکن بعض لوگ اسے دنیاوی بادشاہت سمجھ رہے تھے۔ یہ صورتحال رومی حکومت کیلئے تو پریشان کن تھی ہی لیکن خود یہودیوں میں سے بھی وہ طبقہ جو خود کو عالم کہتا تھا آپ کی نبوت کو ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔ جیسا کہ ہر نبی کی قوم اس کی اول طور پر مخالفت کرتی ہے ایسے ہی یہود نے بھی آپ کی شدید مخالفت کی۔ وہ آپ پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے۔ آپ کی پیدائش پر طعن کرتے اور رومی حکومت کے قائم کردہ گورنر کو جو اس علاقے میں رومی حکومت کا نمائندہ تھا بھڑکاتے رہے کہ یہ مسیح دراصل رومی حکومت کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ یہ باغی ہے اسے پکڑ کر سزا دی جائے۔ وہ رومی حکومت کے گورنر کو جس کا نام پیلاطوس تھا مجبور کر رہے تھے کہ وہ بغاوت کے الزام میں عیسیٰؑ کو پکڑے اور موت کی سزا دے۔

یہ گورنر ایک شریف النفس اور نیک انسان تھا اور مخفی طور پر حضرت عیسیٰؑ کا حامی بھی تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس نیک نبی کو ظالم یہودیوں کے کہنے پر موت کے گھاٹ اتار دے لیکن دن بدن یہودیوں کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ وہ پیلاطوس کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ اگر اس نے اس نبی کے خلاف کارروائی نہ کی تو وہ رومی حکومت کو اس بات کی اطلاع دیں گے کہ ان کا قائم کردہ گورنر ایک باغی کے خلاف کارروائی کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ جب یہ معاملہ حد سے بڑھ گیا تو پیلاطوس نے مجبور ہو کر آپ کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی بھرے دربار میں یہود کو کہہ دیا کہ میں اس شریف اور نیک انسان کے خون سے خود کو بری قرار دیتا ہوں اگر یہ شخص مارا گیا تو اس کے قتل کا گناہ تمہارے سر ہو گا میں اس میں شامل نہیں ہوں۔ اور یوں حضرت عیسیٰؑ کے مخالف یہود نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف فیصلہ کروا لیا اور آپ کو پکڑنے کیلئے آپ کی تلاش شروع ہو گئی۔

یہ وہ نازک وقت تھا جب آپ کے وہ تمام ساتھی جو دنیاوی حکومت کے لالچ کی وجہ سے آپ کے ساتھ آ ملے تھے آپ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ آپ کے انتہائی قابل اعتماد بارہ ساتھی جو ہر وقت آپ کے ساتھ ہوتے تھے انہوں نے بھی وفاداری نہ کی۔ انہی بارہ ساتھیوں میں سے ایک بدبخت نے جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ مخالف یہودیوں سے 30 روپے رشوت لے کر حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار وا دیا تھا اور یہودی آپ کو پکڑ کر گالیاں دیتے ہوئے اور آپ کے ساتھ مذاق اور ہنسی کرتے ہوئے آپ کو ہجوم کی صورت میں گورنر پیلاطوس کی عدالت میں لے گئے۔ پیلاطوس آپ کو قتل نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن ہجوم کے جوش اور اصرار کو دیکھ کر اسے اجازت دینا پڑی کہ ٹھیک ہے اسے مصلوب کر دو۔ یہودی یہ فیصلہ سن کر بہت خوش ہوئے اور ہنستے گاتے اور نعرے لگاتے ہوئے آپ کو صلیب دینے کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ جمعہ کا روز تھا اور اگلے دن یہودیوں کی عید بھی تھی اور سبت کا دن بھی تھا۔ (سبت یعنی ہفتے کا دن۔ یہودیوں کا مقدس دن تھا جیسے مسلمانوں کا مقدس دن جمعہ ہے) اور سبت کے دن کسی کو سزا دینا یا صلیب پر لٹکائے رکھنا منع تھا۔ اس لئے یہودی آج ہی مسیح کو سزا دلوانا چاہتے تھے۔

بہرحال وہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے ہوئے آپ کو صلیب دینے کی جگہ پر لے آئے اور آپ کو صلیب پر ٹانگ دیا۔ اور لگے ہنسی مذاق کرنے اور آپ کی توہین کرنے۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو صلیب پر لٹکا دیا ہے اور اب جلد ہی اس کی جان نکل جائے گی تو وہ خوش خوش گھروں کو روانہ ہو گئے اور صلیب کے پاس محافظوں کو کھڑا کر دیا گیا تا کہ حضرت عیسیٰؑ کا کوئی ساتھی آپ کو اتار نہ لے جائے۔

آپ میں سے اکثر کو شاید صلیب کا پتہ نہ ہو کہ وہ کیا ہوتی ہے؟ صلیب پھانسی کی طرح نہیں ہوتی کہ اس میں کسی انسان کی جان فوراً نکل جائے بلکہ صلیب میں ہوتا یوں تھا کہ مجرم کو لکڑی کے عمودی تختے کے ساتھ کھڑا کر کے اس کے ہاتھ اور پیروں میں کیلیں ٹھونک دی جاتی تھیں۔ یہ کھلیں اس کے ہاتھوں اور پیروں میں سے گزر کر تختوں میں پیوست ہو جاتی تھیں اور یوں وہ شخص لکڑی کے ساتھ چپک کر رہ جاتا تھا۔ نہ تو وہ حرکت کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جاتا تھا یوں ایک یا دو دن میں نہایت اذیت کے ساتھ اس کی جان نکل جاتی تھی اور وہ مر جاتا تھا۔

حضرت عیسیٰؑ کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی ہی تکلیف سے گزرنا پڑ رہا تھا۔ لیکن آپ اپنے خدا سے مایوس اور ناامید نہیں تھے بلکہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے خدا کی رحمت طلب کر رہے تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کی فریاد آپ کی درد بھری پکار سن لی کیونکہ وہ رحیم اور کریم خدا تو ہر ایک تکلیف زدہ کی فریاد کو سنتا ہے یہ تو پھر اس کے پیارے نبی تھے جن کا کوئی بھی قصور یا خطا نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے بچایا کہ جس دن آپ کو صلیب دی گئی تھی اس سے اگلا دن یہودیوں کیلئے مقدس تھا اس لئے لازماً جمعہ کی شام کو آپ کو صلیب پر سے اتارنا تھا۔ یہودیوں نے پیلاطوس سے کہا کہ چونکہ آج عیسیٰؑ کو صلیب سے اتار دیا جائے گا اس لئے اس کو اتارنے کے بعد اس کی ہڈیاں توڑ دی جائیں کیونکہ ابھی وہ مرا نہیں ہو گا۔ پیلاطوس دلی طور پر حضرت عیسیٰؑ کا ہمدرد تھا لیکن یہودیوں کے ہاتھوں مجبور تھا اس لئے اس نے سپاہی بھیجے کہ جتنے بھی مجرم صلیب پر ہیں ان کو اتار لیا جائے اور اگر وہ زندہ ہوں تو ان کی ہڈیاں توڑ دی جائیں۔ وہ سپاہی آئے اور حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے علاوہ دوسرے مجرموں کو جنہیں آپ کے ساتھ صلیب دی گئی تھی نیچے اتار لیا۔ آپ کے ساتھ ایک چور کو بھی صلیب دی گئی تھی اور وہ ابھی زندہ تھا اس لئے سپاہیوں نے اس کی ہڈیاں توڑ دیں۔ لیکن جب وہ سپاہی حضرت عیسیٰؑ کے پاس آیا تو اس نے کہا یہ تو ویسے ہی مر چکا ہے اس لئے اس کی ہڈیاں توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص تصرف تھا کہ اس پانی نے یا تو حضرت عیسیٰؑ کی ہمدردی کی وجہ سے اور یا پھر واقعی انہیں مردہ جان کر آپ کو چھوڑ دیا اور ہڈیاں نہ توڑیں۔ سپاہیوں کے افسر نے جب یہ بات سنی تو خود دیکھنے کیلئے آیا اور اپنے بھالے سے آپ کی پسلی کو چھید دیا۔ اس کا بھالا لگتے ہی حضرت عیسیٰؑ کے پہلو سے خون بہنے لگا۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی تک آپ زندہ تھے لیکن یہ بات یہیں دبا دی گئی اور بظاہر یہی اعلان کر دیا گیا کہ عیسیٰؑ صلیب پر فوت ہو گئے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کے قریبی ساتھی آپ کی لاش لینے کیلئے آئے اور پیلاطوس سے درخواست کی کہ ایسا نہ ہو کہ یہودی اس لاش کی بے حرمتی کریں اس لئے ہمیں عیسیٰؑ کا جسم دے دیا جائے۔ پیلاطوس حیران تھا کہ اتنی تھوڑی سی دیر میں حضرت عیسیٰؑ کس طرح صلیب پر فوت ہو گئے لیکن اس نے کوئی سوال نہ کیا اور حضرت عیسیٰؑ کا جسم ان کے ساتھیوں کے حوالے کر دیا۔ زندہ حضرت عیسیٰؑ کا جسم جو صلیب کی تکلیف کی وجہ سے صرف بے ہوش ہو گئے تھے۔ آپ کے ساتھی آپ کو لے کر دفن کرنے کے بہانے ایک خفیہ مقام پر لے گئے اور پوری تندہی کے ساتھ آپ کا علاج کرنے لگے۔ آپ صلیب کی تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے لیکن علاج کے نتیجے میں تیزی سے صحت مند ہونے لگے اور چند ہی روز میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے۔ یہ ایک حیرت انگیز بات تھی جس کو دیکھ کر حضرت عیسیٰؑ کے وہ چند قریبی لوگ جو آپ کے ساتھ اس پوشیدہ مقام میں تھے بے انتہا خوش تھے لیکن یہودیوں کے ڈر سے اس خبر کو عام نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اگر ان کو پتہ چل جاتا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتے اور دوبارہ آپ کو قتل کرنے کی کوشش کرتے۔ اس لئے عقلمندی کا تقاضہ یہی تھا کہ ابھی اس خبر کو عام نہ ہونے دیا جائے تا کہ آپ یہودیوں کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ ویسے بھی اب یہاں کے حالات اتنے ناساز گار ہو چکے تھے کہ صلیب سے زندہ بچ جانے کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کیلئے ممکن نہ تھا کہ اس علاقے میں رہ سکیں۔ بلکہ اب بات صرف اس شہر یا قصبے کی نہیں تھی کیونکہ آپ پر رومی حکومت کے خلاف بغاوت کا الزام تھا اس لئے ضروری تھا کہ آپ عظیم رومی سلطنت سے ہی ہجرت کر جائیں اور کسی دور دراز مقام پر چلے جائیں اور اس مقصد کیلئے سب سے بہترین جگہ افغانستان اور کشمیر تھی۔ کیونکہ آپ کی قوم بنی اسرائیل کے دس قبائل گزشتہ وقتوں میں فلسطین سے ہجرت کر کے افغانستان اور کشمیر کے علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ نے سوچا کہ یہاں تو حالات بہتر ہوتے نظر نہیں آتے اس لئے اب ان دس قبائل کی طرف چلنا چاہئے جو ان علاقوں میں آباد ہیں۔ یہ بات بھی صرف آپ نے اپنے انتہائی قریبی ساتھیوں کو بتائی اور طے یہ پایا کہ پوری احتیاط کے ساتھ آپ ہجرت کر جائیں گے۔ آپ ہجرت سے قبل اپنے ماننے والوں اور مریدوں سے ملنا چاہتے تھے اس لئے ایک روز آپ اپنے مریدوں کی مجلس میں تشریف لے گئے یہ لوگ آپ کو وفات یافتہ سمجھ رہے تھے جب انہوں نے آپ کو اپنے سامنے دیکھا تو حیران و ششدر رہ گئے اور خیال کیا کہ شاید آپ روح ہیں جو ان سے ملنے آئی ہے۔ ان کی حالت دیکھ حضرت مسیحؑ نے انہیں بتایا کہ میں کوئی روح نہیں ہوں بلکہ ایک گوشت پوست کا انسان ہوں۔ آپ نے انہیں اپنے زخم دکھائے اور کہا کہ دیکھو یہ وہ زخم ہیں جو صلیب کے نتیجے میں مجھے پہنچے تھے۔ پھر آپ نے ان کا شک دور کرنے کے لئے ان کے ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا اور مچھلی لیکر کھائی اور سارے حالات سے ان کو آگاہ کیا اس کے بعد آپ نے ان سے اجازت لی اور اپنے چند ایک رفقاء کے ساتھ فلسطین سے ہجرت کر گئے اور بنی اسرائیل کے مختلف قبائل کو تبلیغ کرتے ہوئے بالآخر کشمیر میں پہنچ کر ڈیرہ ڈالا اور یہیں آپ نے وفات پائی اور کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ ''خانیار'' میں آپ کی قبر موجود ہے۔

فلسطین میں موجود آپ کے ساتھیوں میں سے بعض نے بعد میں یہ عقیدہ مشہور کر دیا کہ عیسیٰؑ صلیب پر فوت ہونے کے بعد دوبارہ جی اٹھے تھے اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہ عقیدہ ایک لمبا عرصہ سے عیسائیوں میں موجود ہے لیکن اس ترقی یافتہ دور میں جب جماعت احمدیہ نے حضرت عیسیٰؑ کی زندگی پر روشنی ڈالی ہے تو اب جدید اسکالرز اور محققین پرانے عقیدے سے بیزار ہو ان خطوط پر تحقیقات کر رہے ہیں جو جماعت احمدیہ نے پیش کئے ہیں اور روز بروز ان کے غلط عقائد پر سے پردہ اٹھتا چلا جا رہا ہے۔

مریم رحمٰن

حیاتِ نور الدینؓ

آپؓ کا توکل علی اللہ

قسط 4

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ جب کسی انسان پر اپنا فضل نازل کر کے اسے کوئی اعلیٰ مرتبہ دینا چاہتا ہے تو اس کی تربیت کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو چونکہ آئندہ چل کر ایک عظیم الشان روحانی جماعت کا امام بننا مقدر تھا۔ اس لئے اللہ تعالی نے آپ کو ایسے حالات میں سے گزارا اور خدا تعالی پر توکل آپ کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا۔

میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں: میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے۔ مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا۔ اور وہ قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک وقت مدینہ میں میرے پاس کچھ نہ تھا۔حتی کہ رات کے کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔جب نماز عشاء کے لئے وضو کر کے مسجد کو چلا تو راستہ میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔میں نے نماز کا عذر کیا۔ پر اس نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ میں تو سپاہی ہوں۔قلم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں۔ ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہوگا۔ ناچار میں ہمراہ ہو گیا۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک امیر اور سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھا ہوا بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں۔ کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر میں نے بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاوں۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے میں نے آپ کو بلوایا۔ اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ میں نے کہا۔ نماز کے لئے اذان ہوگئی ہے۔فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ کہا۔مضائقہ نہیں۔ ہم ایک آدمی کو مسجد بھید کہیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آ کر کہہ دے۔ خیر میں کھا کر جب شکم سیر ہو گیا۔تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز تیار ہے۔تکبیر ہوچکی ہے۔ پھر دوسری صبح ہی جبکہ اپنا بستہ صاف کر رہا تھا۔ اور اپنی کتابیں الٹ پلیٹ کر رہا تھا۔تو ناگہاں ایک پونڈ مل گیا۔ چونکہ میں نے کبھی کسی کا مال نہیں اٹھایا۔ اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ دکھلائی دیا۔ اور میں یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوائے کوئی آدمی نہیں رہا اور نہ کوئی آیا۔ لہٰذا میں نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنوں کے لئے یہ کام دیگا۔

(حیات نور صفحہ 515-516)

توکل علی اللہ کی خوشی

ان ایام میں آپ کو تاریخ ابن خلدون کی خرید کا شوق پیدا ہوا مگر روپیہ پاس نہیں تھا اور تاجر جس کے پاس وہ کتاب تھی قسطوں میں قیمت لینا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس لئے آپ اسے خرید نہ سکے۔لیکن ایک دن نماز ظہر کے لئے جب مطب میں تشریف لائے تو کتاب کو موجود پا کر حیران رہ گئے۔ اِس سے پوچھا۔ اُس سے دریافت کیا۔ کچھ پتہ نہ چلا کہ کتاب کون رکھ گیا ہے۔ آخر ایک روز ایک بیمار نے بتایا کہ یہ کتاب ایک سکھ رکھ گیا

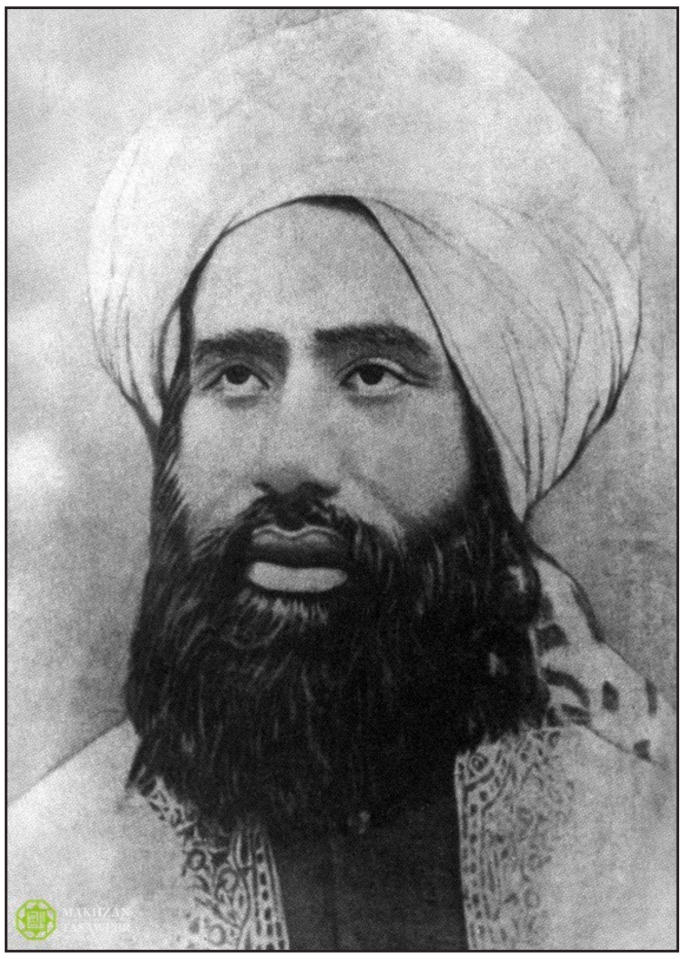

تھا۔ جب اس سکھ کو بلا کر پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ آپ کی مجلس میں ذکر ہوا تھا کہ آپ کے پاس کتاب خریدنے کے لئے روپیہ نہیں ہے تو میں کتاب خرید کر یہاں رکھ گیا تھا اور روپیہ میں نے فلاں امیر سے حاصل کر لیا تھا کیونکہ اس کا مجھے حکم ہے کہ حکیم صاحب کو جب کوئی ضرورت ہوا کرے بلا ہمارے پوچھے روپیہ خرچ کر دیا کرو لیکن آپ نے اس امیر کو وہ روپیہ جلد ہی واپس کر دیا۔جس کی وجہ سے اسے سخت رنج پہنچا اور اس نے آپ کے بڑے بھائی صاحب کو بلا کر گلہ کیا کہ ہم نے تو نذرانہ پیش کیا تھا مگر انہوں نے واپس کر دیا۔ چنانچہ آپ کے بھائی نے وہ روپیہ واپس لے لیا اور آپ کو ملامت کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ

’’توکل علی اللہ کی خوشی کے مقابلہ میں یہ رقم مجھ کو لینی گوارا بھی نہ تھی‘‘

(حیات نور صفحہ 95)

توکل علی اللہ کی برکات

آپ ریاست میں ایک معقول تنخواہ پانے کے علاوہ سال میں متعدد مرتبہ بیش بہا انعام و اکرام سے بھی نوازے جاتے تھے مگر وہ ساری رقم آپ طلباء، بیوگان، یتامی اور دیگر ضرورتمندوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر دیتے تھے اور بالکل متوکلانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جموں میں حاکم نام ایک ہندو پنساری تھا۔ وہ ہمیشہ آپ کو نصیحتاً کہا کرتا تھا کہ آپ ہر ماہ کم از کم ایک صد روپیہ پس انداز کر لیا کریں۔ یہاں بعض اوقات اچانک مشکلات پیش آجایا کرتی ہیں۔ مگر آپ اسے ہمیشہ ہی فرمایا کرتے تھے کہ ایسے خیالات لانا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ ہم پر ان شاء اللہ کبھی مشکلات نہ آئیں گے۔جس روز آپ کو ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس ملا۔ وہ ہندو پنساری آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب! شاید آج آپ کو میری نصیحت یاد آئی ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔تمہاری نصیحت کو میں جیسا پہلے حقارت سے دیکھتا تھا آج بھی ویسا ہی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ ابھی وہ آپ سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ خزانہ سے چارسو اسی روپے کی ایک رقم آپ کی خدمت میں اس چٹھی کے ہمراہ پہنچا دی گئی کہ یہ آپ کی ان دنوں کی تنخواہ ہے جو اس ماہ میں سے گزر چکے ہیں۔ اس پنساری نے افسروں کو گالی دے کر کہا کہ ’’کیا نوردین تم پر نالش تھوڑا ہی کرنے لگا تھا‘‘۔ ابھی وہ اپنے غصے کو فرو نہ کرنے پایا تھا کہ ایک رانی صاحبہ نے آپ کے پاس اپنے جیب خرچ کا بہت سارو پیہ بجھوایا اور معذرت بھی کہ اس وقت ہمارے پاس اس سے زیادہ روپیہ نہیں تھا ورنہ ہم اور بھی بجھواتے۔ اس روپ کو دیکھ کر تو اس پنساری کا غضب اور بھی بڑھ گیا۔ آپ اس وقت ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ کے مقروض بھی تھے اور اسے اس قرض کا علم تھا۔ اس قرض کی طرف اشارہ کر کے وہ کہنے لگا کہ بھلا یہ تو ہوا۔جن کا آپ کو قریباً دولاکھ روپیہ دینا ہے وہ اپنا اطمینان کئے بغیر آپ کو کیسے جانے دیں گے۔ ابھی اس نے یہ بات ختم ہی کی تھی کہ قارض کا ایک آدمی آیا اور بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ابھی تار آیا ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو جانا ہے۔ ان کے پاس روپیہ ہوگا تم ان کا سب سامان گھر جانے کا کر دو اور جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو، دیدو، اور اسباب کو وہ ساتھ نہ لیجا سکیں تو تم اپنے اطمینان سے بحافظت پہنچادو۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’مجھ کو روپیہ کی ضرورت نہیں۔خزانہ سے بھی روپیہ آ گیا ہے اور ایک رانی نے بھی بھیج دیا ہے۔ میرے پاس روپیہ کافی سے زیادہ ہے اور اسباب میں سب ساتھ ہی لیجاؤں گا جاؤں گا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں: ’’میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے۔ ہم اس کا روپیہ ان شاء اللہ جلد ہی ادا کر دیں گے۔تم ان بھیدوں سمجھ ہی نہیں سکتے‘‘

(حیات نور صفحہ 180-181)

اعلانات دعا

• مکرم عبدالنور۔ مبلغ سلسلہ، آئیوری کوسٹ یہ اعلان بھجواتے ہیں:۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم بابر احمد ۔ جرمنی کو گزشتہ شب اچانک سینے اور بازو میں شدید تکلیف کی شکایت ہوئی تھی جس کے باعث ہسپتال داخل کیا گیا تھا۔ جہاں ڈاکٹرز نے انکے ٹیسٹ کئے ہیں جو الحمد للہ ٹھیک آئے ہیں۔ مزید ٹیسٹ بھی کئے جا رہے ہیں، تاہم سینے کی درد ابھی کسی قدر باقی ہے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالی محض اپنے فضل و کرم سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے نیز صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا کرے ۔ آمین

• مکرم ارشد محمود۔ نمائندہ الفضل آن لائن، یونان دعا کا اعلان کرواتے ہیں:۔

مکرم اعجاز احمد حامد ابن مکرم چوہدری مشتاق احمد قائد مال مجلس انصار اللہ کو مورخہ 24/مئی 2022ء کو ڈیوٹی کے دوران اچانک گھٹنے میں درد شروع ہوئی جو کہ آہستہ آہستہ بڑھتی گئی ڈاکٹروں نے چیک اپ کے بعد تین ماہ کے لئے میڈیسن تجویز کی ہیں اور مکمل آرام کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تین ماہ بعد دوبارہ چیک اپ ہو گا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و ذکر خیر

• مکرم صفوان احمد ملک نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔ جرمنی سے یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم مکرم طاہر اشفاق ابن اشفاق احمد صاحب مورخہ 31 مئی 2022ء جرمنی کے شہر Iserlohn میں 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

پیدائش وقبول احمدیت

مکرم طاہر اشفاق کے والد مکرم اشفاق احمد نے تحقیق ومطالعہ کے بعد 1970ء میں احمدیت قبول کی اور پھر اللہ کے فضل سے ساری زندگی ایک فعّال داعی الی اللہ کے طور پر زندگی بسر کی۔ بیعت کے وقت طاہر اشفاق صاحب کی عمر 6 سال تھی۔ بچپن سے ہی موصوف کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ گاہے گاہے ہمسایوں کی مخالفت کی وجہ سے گھر تبدیل کرنا پڑتے۔ ایک مرتبہ تو مخالفین نے گھر کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی۔

تعلیم ونوکری

میٹرک کے بعد طاہر اشفاق صاحب نے اپنے والد محترم کی خواہش پر انجینئرنگ کالج میں داخلہ لیا اور کمپیوٹر ہارڈویئرز میں ماسٹرز کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک معروف کمپنی میں ملازمت اختیار کی اور 2018ء تک وہاں کام کیا۔ علاوہ ازیں اپنے ذاتی شوق سے ہومیوپیتھی میں ڈپلومہ کیا اور تادمِ آخر عوام الناس اس نافع الناس وجود سے فائدہ اُٹھاتے رہے۔ اور اسی غرض سے لمبا عرصہ ہفتہ میں ایک دِن فری میڈیکل کیمپ لگاتے رہے۔

شادی واولاد

طاہر اشفاق صاحب کی شادی 2001ء میں فائزہ تبسم صاحبہ بنت حمید الدین صاحب خوش نویس کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹوں عزیزم طلحہ احمد، عزیزم حمزہ احمد اور عزیزم انس احمد سے نوازا۔ موصوف کی خواہش تھی کہ اُن کے بچے قرآنِ کریم حفظ کریں۔ چنانچہ اسی کے تحت انہوں نے اپنے بڑے بیٹے عزیزم طلحہ احمد کو مدرسۃ الحفظ میں داخل کرایا جہاں سے انہوں نے اپنا حفظ مکمل کیا۔ اِس وقت موصوف کے چھوٹے بیٹے عزیزم انس احمد بھی قرآن حفظ کر رہے ہیں۔

جرمنی آمد

جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی مخالفت کے پیش نظر طاہر اشفاق صاحب اپنی فیملی کے ساتھ دسمبر 2018ء میں جرمنی پہنچے۔ جہاں بھی رہے وہاں باقاعدگی سے ساری نمازیں باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیا۔ مارچ 2019ء میں اُن کی فیملی جماعت Iserlohn میں منتقل ہوگئی۔ اُن کی ہمیشہ سے ہی خواہش تھی کہ اُن کا گھر مسجد کے قریب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس خواہش کو پورا فرمایا۔ باقاعدگی سے نمازوں کے لئے اپنے تینوں بیٹوں کے ساتھ مسجد تشریف لاتے۔

جماعتی خدمات

وطن عزیز میں انہیں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لوکل جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ جرمنی آنے کے بعد موصوف ایک طرح سے مکمل طور پر جماعتی خدمات کے لئے وقف ہوگئے۔ لوکل سطح پر سیکرٹری تربیت کی ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں ادا کیا۔ کورونا کے حالات میں بھی تقریباً ہر فیملی کے ساتھ رابطہ رکھا۔ مسجد کو آباد کرنے اور جماعتی اجلاسات میں حاضری کے لئے بھرپور کوشش کرتے تھے۔ علاوہ ازیں مجلس انصار اللہ کی زونل مجلس عاملہ میں بطور نائب ناظم اعلیٰ خدمت کرنے اور دورہ جات کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ تبلیغ پروجیکٹ 2023ء میں بھی موصوف کو نہایت نمایاں خدمات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ اُنہیں نائب اِنچارج ریجن ویسٹ فالن کی خدمات کے ساتھ دیگر ریجنز کے نگران کے طور پر نمایاں مساعی بجالانے کی توفیق ملی۔ نیز جماعت جرمنی کے ویب ریڈیو Stimme des Islam کے testing phase میں ایک سال تک تکنیکی خدمات باقاعدگی سے پیش کیں۔ علاوہ انتظامی اُمور کے موصوف تبلیغی ٹیموں کے ساتھ بیسیوں بار لیف لیٹس کی تقسیم میں شامل ہوئے۔

وفات ونماز جنازہ

طاہر اشفاق صاحب کو پتہ میں پتھری تھی اس کی وجہ سے بعد میں Necrotizing pancreatitis کی شکایت ظاہر ہوئی۔ جس نے جسم کے مختلف اعضاء پر حملہ کرکے انہیں مفلوج کردیا اور شاید یہی وجہ آپ کی وفات کی بنی۔ مورخہ 3 جون بروز جمعۃ المبارک موصوف کی نماز جنازہ مقامی قبرستان میں مکرم شاہد احمد بٹ مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ موصوف اللہ کے فضل سے موصی تھے امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شاہد احمد بٹ نے دعا کروائی۔ موصوف کے جنازے میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ مرکزی نیشنل سیکریٹریان وکارکنان بیت السبوح نے شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اُن کے درجات بلند فرمائے، نیز اُن کی اہلیہ اور بچوں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے تینوں بیٹوں کو اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ۔ یہ اطلاع بھجواتے ہیں۔

قارئین الفضل کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے محلے کے سیکرٹری ضیافت محترم چوہدری علیم الدین پروپرائیٹر رشید ٹینٹ سروس والرفیع بینکوئیٹ ہال کی والدہ محترمہ صغریٰ بی بی زوجہ چوہدری رفیع الدین مرحوم مورخہ 25 مئی 2022ء بروز بدھ بعد دوپہر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کچھ عرصہ سے جگر کے کینسر کے باعث بیمار تھیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔

مرحومہ منکسر المزاج، خوش اخلاق، غریب پرور نیز مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی خاتون تھیں۔

مرحومہ کی اولاد میں آٹھ بیٹے مکرم حاجی کریم الدین جاوید، مکرم نعیم الدین پرویز جرمنی، مکرم رشید الدین، مکرم فاتح الدین بابر ہالینڈ، مکرم ناصر الدین کینیڈا، مکرم تقی الدین جرمنی، مکرم چوہدری علیم الدین، مکرم سلیم الدین اور ایک بیٹی محترمہ رفیعہ نسیم اہلیہ مکرم مبارک حمید صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور پیار کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو اپنی مرحومہ والدہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا ارحم الرّٰحمین۔

عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

ریجنل جلسہ سالانہ ساں پیدرو، آئیوری کوسٹ

بفضل تعالیٰ امسال آئیوری کوسٹ کے تمام ریجنز میں ریجنل جلسہ جات کا سلسلہ شروع کیا گیا پروگراموں کا یہ سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اس ضمن میں مؤرخہ 08 مئی 2022ء کو ساں پیدرو (San-Pédro) کو اپنا سالانہ ریجنل جلسہ، ساں پیدرو شہر میں واقع جماعتی جگہ میں تعمیر کردہ مسجد بیت الرحیم میں بعنوان ’’خلافت ایک عظیم روحانی نعمت‘‘ منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس جلسہ کے لئے مہمانان کرام کی آمد کا سلسلہ بروز ہفتہ ہی شروع ہوگیا جس سلسلہ میں ریجنل عاملہ نیز احباب جماعت سے مختلف مواقع پر میٹنگز کے بعد تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا تھا نیز جلسہ کے انتظامات کے لئے مکرم تراورے اسماعیل صاحب (Traoure Islamil) ناظم جلسہ کی نگرانی میں کمیٹی تیار کی گئی۔ خاکسار (ریجنل مبلغ ساں پیدرو) نیز معلم سلسلہ سومارو قاسم صاحب (Soumarou Kassoum) نے ریجن کی تمام جماعتوں کا دورہ کرکے احباب جماعت کو جلسہ میں آنے کی دعوت دی نیز جلسہ میں شمولیت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ ساں پیدرو ریجن کے علاوہ ریجن سساندرا (Sassandra) کے احباب جماعت بھی ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم زالے محمد صاحب (Zalle Mouhammad) کی قیادت میں اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ بروز ہفتہ مرکزی وفد امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب کی قیادت میں مقام جلسہ پہنچ گیا۔ نماز مغرب و عشاء باجماعت ادائیگی کے بعد شاملین جلسہ کو طعام پیش کیا گیا جس کے معاً بعد سوال وجواب کی نشست رکھی گئی جس میں شاملین جلسہ نے مکرم عبدالرزاق صاحب مبلغ سلسلہ آبوویل،

مکرم زالے محمد صاحب مبلغ سلسلہ سساندرا، مکرم سینا کولیبالی صاحب معلم سلسلہ سینفرا شہر، نیز عبدالرحمان صاحب معلم سلسلہ آبی جان سے مختلف موضوعات پر سوالات کئے اور ان کے جواب انھیں دیئے گئے۔

جلسہ کے دن کا باقاعدہ آغاز بروز اتوار نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا مکرم عبدالرزاق صاحب نے نماز تہجد پڑھائی جس کے معاً بعد مکرم وترا عبدالرحمان صاحب معلم سلسلہ نے درس دیا۔ بعد ازاں نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز کے بعد نیشنل صدران برائے انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ نیز نمائندہ صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی اپنی ذیلی تنظیموں کے افراد کے ساتھ میٹنگ کی جس میں انھیں انکے مفوضہ امور و ذمہ داریوں کے متعلق رہنمائی کی۔ جلسہ کے باقاعدہ پروگرام کے لئے مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ 9:30 منٹ پر جماعتی جگہ پر واقع ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے پرائمری سکول میں واقع گراؤنڈ میں تشریف لائے جہاں باقاعدہ تقریب پرچم کشائی کے ساتھ جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ مکرم کونے محمد صاحب (Kone Mamadou) ممبر جماعت جمبو نے تلاوت قرآن کریم کی نیز فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا جس کے بعد ساں پیدرو شہر کے طفل عزیزم تراؤرے الحسن (Traore Alassane) نے قصیدہ پڑھا اور فرنچ ترجمہ پیش کیا جس کے بعد خاکسار (عبدالنور) نے مقامی روایات کے مطابق مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا۔ جلسہ کی سب سے پہلی تقریر مکرم زالے محمد صاحب مبلغ سلسلہ سساندرا نے بعنوان ’’خلافت، ایک روحانی نعمت‘‘ کی۔ جس کے بعد مکرم سینا کولیبالی صاحب معلم سلسلہ سینفرا نے تقریر بعنوان ’’عالمی بحران اور امن کا راستہ اسلام‘‘ کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم سومارو قاسم صاحب معلم سلسلہ ساں پیدرو نے تقریر بعنوان ’’پانچ ارکان اسلام نیز تعارفِ احمدیت‘‘ کی۔ ان تقاریر کے بعد ذیلی تنظیموں کے نیشنل صدران و نمائندگان نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور انھیں ذیلی تنظیموں کا مختصر خاکہ پیش کیا جس کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ کے چیئرمین یحیٰ وترا صاحب (Ouattara yaya) نے خطاب کیا اور آئیوری

کوسٹ میں ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمت انسانیت کے کاموں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں کوفرا سے آئے عیسائی پاسٹر صاحب نے بھی اظہار خیال کیا۔ ان مختصر تقاریر کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے جلسہ کے تھیم کے مدنظر بعنوان ’’نظام خلافت اور اسلام میں مصلحین کی آمد‘‘ کی اور دعا کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کی گئی جس کے بعد حاضرین جلسہ کی تواضع کھانے سے کی گئی اور ریجنل جلسہ ساں پیدرو کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

دوران سال اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ساں پیدرو ریجن کو اپنا دوسرا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسہ کے ڈیوٹیز کی انجام دہی کے لئے تمام مجالس سے آئے خدام میں سے چنیدہ خدام بھی مقرر کئے گئے۔ جلسہ کی کل حاضری 320 رہی جس میں ریجن کی 10 جماعتوں نے شرکت کی۔ مرکزی وفد میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ کل 18 افراد نے شرکت کی جبکہ ریجن سینفرا و ایسیا کے ریجنل مبلغین سلسلہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ سساندرا ریجن کا جلسہ امسال چونکہ نہ ہو سکا اس لئے ریجن سساندرا کے احباب جماعت نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلسہ کے دوررس اثرات مرتب کرے نیز شاملین جلسہ کو حقیقی رنگ میں جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ نیز کارکنان جلسہ کو بھی احسن رنگ میں اجرعظیم عطا کرے۔ آمین۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرمہ صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا سے لکھتی ہیں۔

مورخہ 2 جون کی اشاعت میں بہت خوبصورت آرٹیکل ’’بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے‘‘ پڑھا اور یہ موضوع اس وقت کی ضرورت بھی ہے۔ بالکل یہی بات ہے کہ اللہ نہ کرے کہ ہم دوسروں کی ساری اچھائیوں کو چھوڑ کر ان میں چن چن کر بدیاں تلاش کریں اور پھر انہیں آگے بھی بیان کریں۔ بلکہ ہر حقیقی احمدی مسلمان شہد کی مکھی بن جائے۔ جس کی فطرت سعید ہو جو گند گی کے قریب بھی نہ پھٹکے بلکہ پھولوں سے رس جمع کرے۔ لوگوں میں صرف اچھائیاں تلاش کریں اور وہی آگے بیان کریں۔ کہتے ہیں کہ کسی میں کوئی خوبی دیکھو تو اسے آگے بیان کرو اور اگر برائی دیکھو تو یہاں تمہارا امتحان ہے۔ لیکن ہوتا اس کے برعکس ہے نیکی اور خوبی کو چھپالیا جاتا ہے اور معمولی سی برائی کو بھی بڑھا چڑھا کر بتلایا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم نحل بنیں اور خوبیوں کا رس جمع کر کے خالص عسل بنانے والے بنیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

• مکرمہ امۃ الباری ناصر۔ امریکہ سے لکھتی ہیں۔

مورخہ 4 جون کی اشاعت میں شائع ہونے والے اداریے ’’دامن تہذیب پر دھبہ نہ لگ جائے کہیں‘‘ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اقتباس انتہائی شاندار ہے مضمون کو اٹھا کر کہاں سے کہاں لے گیا۔

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل۔ نمائندہ الفضل آن لائن سینیگال

سینیگال میں رمضان کے دوران مستحقین میں امدادی اشیاء کی تقسیم

رمضان المبارک جہاں ذاتی طور پر قربانی کا درس اور تجربہ دینے کا مہینہ ہے۔ وہاں سنت رسول ﷺ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کے معاملے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

یعنی آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے امت کو سبق دیا کہ رمضان کے مہینہ میں نہ صرف اپنی ذات کی قربانی کی جائے بلکہ معاشرہ کے مجبور اور بے کس طبقہ کو بھی نظرانداز نہ کیا جائے۔ بلکہ تیز آندھی کی مثال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر مخلوق خدا کی مدد و اعانت خدا تعالیٰ کو کس قدر پسند ہے۔

اسی جذبہ اور اسوہ کی پیروی میں جماعت احمدیہ کے افراد انفرادی طور پر اور من حیث الجماعت دیگر تنظیمیں بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں خدمت خلق کو اپنا شعار بناتے ہوئے دنیا کے تمام ممالک میں دکھی انسانیت کی خدمت میں پیش پیش رہتی ہیں۔

امسال کرونا وبا کی سماجی پابندیاں ختم ہونے کے بعد رمضان المبارک 2022ء میں بھی سینیگال کے متعدد ریجنز میں دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے مختلف پروگرام بنائے گئے۔ جن میں دیہاتوں میں امداد کی تقسیم کے علاوہ سینیگال کے متعدد ریجنل ہسپتالوں میں موجود مریضان اور ان کے لواحقین میں افطار پیکٹس، موسمی پھل اور ٹھنڈا پانی فراہم کیا۔ اس موقع پر موجود احباب، عملہ ہسپتال اور ڈاکٹرز میں جماعت احمدیہ کے تعارفی پمفلٹس، رمضان المبارک کی برکات کے پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے۔ نیز تیسری جنگ عظیم کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مشتمل پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا۔

مختلف ریجنز کی امدادی سرگرمیوں کا خاکہ پیش خدمت ہے۔

نمبرشمار	نام ریجن	تعداد دیہات	مستفید افراد
1	ڈاکار Dakar	5	295
2	امبور Mbour	7	538
3	کولڈا Kolda	9	906
4	کافرین Kafrin	6	459
5	تانباکنڈا Tambacounda	12	825
6	زنگاشور guinchor	6	365
7	کولک Kaolack	10	756
ٹوٹل		55	4144

ریجنل ہسپتالوں میں مریضان و دیگر میں امداد کی تقسیم

اس کے علاوہ کولڈا ریجن میں ریجنل ہسپتال کے تمام وارڈز و ایمرجنسی کاوزٹ کیا بیماروں کی تیارداری کی اور ان میں فروٹ و منرل واٹر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس دوران مستفید ہونے والے مریضوں، ہسپتال عملہ، ڈاکٹرز و دیگر افراد میں 557 افطار پیکٹس و رمضان کی اہمیت و برکات و جماعتی تعارف پر مشتمل 410 لیفلیٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح تانبا کنڈا ریجن میں ریجنل ہسپتال کے تمام وارڈز و ایمرجنسی میں بیماروں کی تیارداری کی اور ان میں فروٹ و منرل واٹر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس دوران مستفید ہونے والے مریضوں، ہسپتال عملہ، ڈاکٹرز و دیگر افراد میں 879 افطار پیکٹس و رمضان کی اہمیت و برکات و جماعتی تعارف پر مشتمل 545 لیفلیٹس بھی تقسیم کئے گئے۔ نیز کافرین ریجن میں ریجنل ہسپتال کے تمام وارڈز و ایمرجنسی میں بیماروں کی تیارداری کی گئی اور ان میں فروٹ و منرل واٹر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس دوران مستفید ہونے والے مریضوں، ہسپتال عملہ، ڈاکٹرز و دیگر افراد میں 178 افطار پیکٹس و رمضان کی اہمیت و برکات و جماعتی تعارف پر مشتمل 150 لیفلیٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نیک محمد نمائندہ الفضل آن لائن آسٹریلیا یہ افسوسناک اطلاع بھجواتے ہیں۔

آج مورخہ 23 مئی 2022ء کو مکرم نعیم احمد شاہد 67 سال کی عمر میں اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ مرحوم موصی تھے۔ گزشتہ چند سالوں سے کینسر کے مرض سے نبرد آزما تھے۔ بہت نفیس اور مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ جماعت کے مثالی خدمت گزار تھے۔ مرحوم کی جماعتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جماعت میلبورن، ویسٹ کے صدر جماعت بھی رہے۔ الفضل کے قارئین بڑھانے کی کوشش میں بھی مصروف رہے۔ بیماری میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتے اور دوسروں کو بھی اطمینان دلاتے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اعلیٰ ترین تعلق ان کا خاص وصف تھا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی جناب سے ان کی جدائی کے اس عظیم صدمے پر صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ تمام قارئین الفضل سے مرحوم کے سفر آخرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

عثمان مسعود جاوید۔ اسٹاک ہولم، سویڈن

یاد رفتگاں

خواجہ اختر سعید مرحوم آف لاہور

مجھے گوتھن برگ سے ایک عزیز دوست محترم محمد عبد الحئی کی کال آئی کہ صفوان اختر کے والد محترم خواجہ اختر سعید کا انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ اسی دن صفوان سے بات ہوئی جو انکل کی وفات سے قبل ہی پاکستان پہنچ چکا تھا۔ جیسے آنکھوں کے آگے سے پردہ ہٹتا ہے میں کئی سال پہلے لاہور کی 1990ء کی دہائی میں پہنچ گیا جہاں ایک دوست محترم مشہود بٹ (حال مقیم یوکے) سے پتہ چلا کہ انکل ہومیو پیتھک علاج کرتے ہیں۔خواجہ صاحب بزنس مین تھے ہومیوپیتھی اپنے شوق سے کرتے تھے۔ باقاعدہ ہومیو ڈاکٹر نہ ہونے کے باوجود انہوں نے بنی نوع انسان کی بہت خدمت کی۔

میں ان کی زندگی میں بہت بعد میں آیا اور کچھ ہی دنوں میں ان سے بہت اچھا تعلق پیدا ہو گیا۔ 1997ء میں مَیں جب پہلی مرتبہ ان کے گھر گیا تو وہ گھر پر نہیں تھے۔ گھر والوں نے تسلی دی کہ آپ فکر نہ کریں علاج بھی ہو جائے گا دوائیاں بھی مل جائیں گی۔ مجھے کئی سالوں سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنانے کا مسئلہ درپیش تھا خواجہ صاحب کے پہلے نسخے نے ہی ختم کر دیا۔ کسی زمانے میں زبان کی نوک سُن ہو جاتی تھی خواجہ صاحب کے پہلے ہی نسخے نے یہ مسئلہ حل کیا۔ والدہ کو سائنو سائٹس کا مسئلہ تھا خواجہ صاحب کے علاج سے ٹھیک ہو گیا۔ میرے والد یوکے سے پاکستان آئے تو حیران رہ گئے کیونکہ وہ باقاعدہ ڈگری ہولڈر ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے لیکن والدہ کا یہ مسئلہ ٹھیک نہیں کر سکے تھے۔ بڑے کھلے دل سے کہا کہ میں ان صاحب کو مان گیا ہوں۔ یہ میں نے ابھی صرف وہ کیسز لکھے ہیں جن میں انکل کی مجوزہ دوائی یا دوائی کی طاقت بدلنے کی ضرورت نہیں پیش آئی تھی خدا کے فضل سے پہلے ہی نسخے سے آرام آ گیا۔

ہومیو پیتھک انکل کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ کتب کی لائن لگی ہوئی تھی ادویات مریض کو اپنے گھر میں ہی بنا کر دیتے تھے۔حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ سے غیر معمولی عقیدت رکھتے تھے۔ اگر ان کا کوئی مریض حضرت صاحبؒ سے نسخہ منگواتا تو اپنا نسخہ روک لیتے تھے کہ پہلے وہ استعمال کر کے دیکھیں۔

گھر کا ماحول دینی تھا جیسا کہ جماعت کا خاصہ ہے۔ میں اکثر و پیشتر اکیلا یا مشہود بھائی کے ساتھ ان کے گھر چلا جاتا تھا۔خوب خاطر مدارت کرتے تھے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کبھی ایسا محسوس ہوا ہو کہ انہیں ہمارے آنے سے خوشی نہ ہوئی ہو۔ اخلاق کے ماشاء اللہ بہت ہی اچھے تھے۔ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔

جلسہ سالانہ پر لوگوں کو گھر آنے کی دعوت دیتے تھے۔ غیر احمدی بھی شامل ہوتے تھے۔ ہومیو پیتھک کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ ان کے مریضوں میں غیر احمدی بھی شامل تھے۔ یہ وہ دور تھا جب خاص طور پر احمدیوں کو ٹارگٹ کر کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت کیسز ہو رہے تھے۔ انکل بھی ایسے جری اور دلیر تھے کہ بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے۔ ڈرائنگ روم میں ہی حضرت مسیحِ موعودؑ کی بڑے فریم والی فوٹو لگائی ہوئی تھی۔

اختلافِ رائے کو برداشت کرنا اور پھر تعلقات میں بگاڑ پیدا نہ ہونے دینا کسی کسی کا کام ہے۔ انکل اخلاق کے اس اعلیٰ مقام پر بھی فائز تھے۔ کسی بات پر اگر اختلاف ہوتا تو برا نہیں مانتے تھے، بڑی خندہ پیشانی سے اپنی بات بیان کرتے تھے اور کبھی بھی اپنے نیک سلوک میں کمی نہیں آنے دیتے تھے۔

جاب کی زندگی شروع ہونے کے بعد میں دنیا سے کٹ گیا رات کی نوکریاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ عید الفطر کے موقعے پر انکل سے بیت النور ملاقات ہوئی تو کوئی گلہ نہیں کیا بڑی گرمجوشی سے ملے اور اپنے ایک دوست سے میرا تعارف کرانے لگے۔

پھر پتہ چلا کہ صفوان بھی سویڈن آ گیا ہے۔ وہ دوسرے شہر گوتھن برگ میں تھا۔ 2016ء میں جب حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سویڈن تشریف لائے تو صفوان بھی اسٹاک ہولم آیا۔ ہوٹل

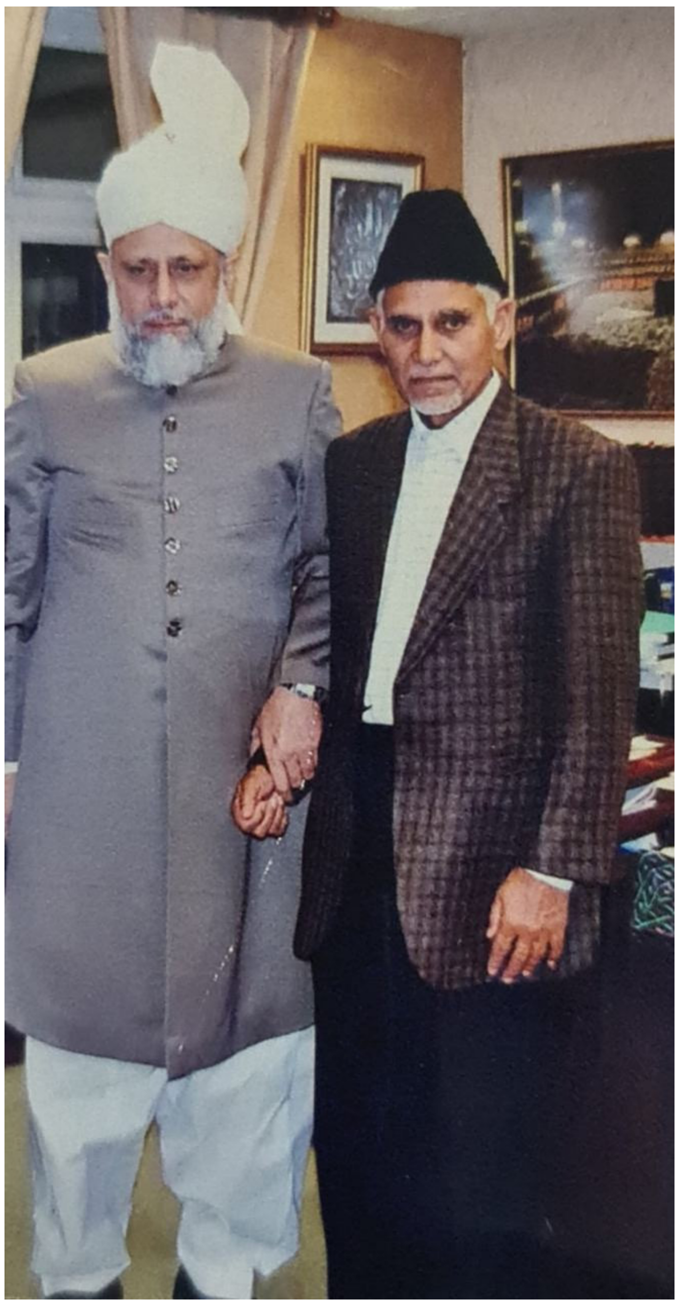

شیریٹن میں ہماری ملاقات ہوئی۔ فون پر انکل سے بات کرائی وہ آواز سنتے ہی پہچان گئے کہ ’’عثمان صاحب بول رہے ہیں‘‘۔ ایسے لگا ہی نہیں کہ جیسے کافی عرصے بعد بات ہو رہی ہے۔

حضرت مسیحِ موعودؑ نے متعدد جگہ فرمایا ہے کہ اپنی عمر بڑھانا چاہتے ہو تو نافع الناس وجود بنو۔ انکل اس فلسفے کی زندہ مثال تھے۔ مورخہ 11 مئی 2022ء اسی برس کی عمر میں بوقت تہجد وفات پائی اور تدفین بہشتی مقبرے دار الفضل میں عمل میں لائی گئی۔ مورخہ 20 مئی بروز جمعہ سویڈن کی مساجد میں انکل کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ انکل کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے اور آنٹی، ذیشان بھائی، صفوان، بہنوں، عزیز و اقارب ، حلقہ احباب اور دیگر کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

جانور ان کے مارنے کے لئے بھیج دیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سِجِّیْل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورة شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔ یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے، کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 110) پس اب اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تائید و نصرت کے لئے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ سے اِنشاء اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرماتا رہے گا ہمارا ابھی یہ کام ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار ہوتے ہوئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتے چلے جائیں اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اُن کو ہم کسی تکبّر یا عقل یا کسی اور وجہ سے ضائع کرنے والے نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری زندگیوں میں نظر نہ آئیں بلکہ ہمارے دلوں میں کبھی اس کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں اس حیثیت سے جو اللہ تعالیٰ نے نصرت کے وعدے فرمائے ہیں ان کو ہم اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے بھی دیکھیں اور ہماری زندگیوں کا وہ حصہ بھی بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرمہ نبیلہ رفیق۔ ناروے سے لکھتی ہیں۔

مورخہ 20 مئی 2022ء کے پرچے میں بہت سے علمی مضامین ہیں۔ جو ایک قاری کو سیکھنے اور سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جو مضامین الگ سے آپ کی طرف سے موصول ہوتے ہیں وہ زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔مختلف مزاج کے لوگ اپنے ذوق کے مطابق مضامین اپنے پاس محفوظ کر لیتے ہیں۔مثلاً آج کے شمارے میں قرآن اور سائنس کا مضمون اور چوہدری رشید الدین کا ذکر خیر بہت ہی دلچسپ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اس سلسلے کو قیامت تک قائم رکھے جن کے توسط سے مختلف قسم کے ذہن کو ان کے ذوق کے عین مطابق گھر بیٹھے پڑھنے کو روحانی مائدہ مل جاتا ہے۔

• مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی سے لکھتی ہیں۔

میں آپ کی بہت ممنون ہوں کہ اس عاجزہ کو بھی الفضل میں جگہ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تک میں اپنے پرانے مضامین کو دیکھ کر یہ سوچتی تھی کہ اب لفظ مجھ سے روٹھ گئے ہیں۔ لیکن آپ کی حوصلہ افزائی پر پھر سے لکھنے کی توفیق ملنے لگی ہے۔ قلم سے دوبارہ دوستی کروانے کا سارا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔

• مکرم چوہدری منیر مسعود لکھتے ہیں

مورخہ 21 مئی کے شمارے میں ماشاء اللہ حقوق و فرائض اور انکی ادائیگی کی طرف جسطرح سادہ مگر سحر انگیز الفاظ سے توجہ دلائی دل کو بھا گئی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان اور شکر ہے کہ یہ ٹھیٹھ دین اسلام کا نمونہ ہم سب نے اپنے بزرگوں میں پایا بلکہ ان سے سیکھا۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں یہ حقوق ادا کرنے میں مشکلات سے دوچار ہیں اپنے عملی نمونہ سے اپنی آئندہ نسل میں اس نمونہ کو بیدار رکھ پانے میں کامیاب تو ہیں مگر سلام میں پہل کرنے میں خوفزدہ رہتے ہیں۔ واقف کار جو کبھی باآواز بلند سلام کر لیتے اور جواب بھی دیتے تھے انہیں اب بحالت خوف سلام کریں بھی تو صرف بازو اٹھا کر اشارتاً جواب دیتے ہیں ہائے شومئ زمانہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور ہمیشہ اپنی سلامتی کے زیر سایہ رکھے آمین۔

بقیہ: کتاب تعلیم کی تیاری...... از صفحہ 3

نکلے اور کسی دولت مند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور ٹھٹھے مار کر نکال دیں۔ اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے، لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اسکو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا۔ اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 63-65 ایڈیشن 2016ء)

بنی نوع کے حقوق

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اُس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ اُن کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہیئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرض کے کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض وحسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو۔ جبتک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہیں چاہتا۔ نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔

دو عمل ضرور یاد رکھو۔ ایک دُعا۔ دوسرے ہم سے ملتے رہنا تا کہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلا سے کوئی خالی نہیں رہتا۔ جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور مرسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی۔ گردونواح کے مولوی کوشش کریں گے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ۔ تم پر کفر کہ فتوے دینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پروا نہ کرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 75 تا 77، ایڈیشن 1984ء)

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہر گز غفلت نہ کی جاوے۔ جو ان امور کو مدِّنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا۔ یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا۔ ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں۔ بلکہ برتوکّل زانوے اشتر بہ بند پر عمل کرنا چاہئے جیسا کہ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ سے معلوم ہوتا ہے، مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے تمہیں یاد ہوگا کہ مجھے الہام ہوا تھا اَیَّامُ غَضَبِ اللّٰہِ غَضِبۡتُ غَضَبًا شَدِیۡدًا یہ طاعون کے متعلق ہے مگر وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہوسکتا ہے جو سلسلہ دعا، توبہ اور استغفار کا نہ توڑے اور عمداً گناہ نہ کرے۔

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے طاعون بھی گناہوں سے بچانے کے لیے ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ سعید کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ بعض کے حالات سنے ہیں کہ انہوں نے دعا کی کہ کوئی ہیبت ناک نظارہ ہوتا کہ دل میں رقّت اور درد پیدا ہو۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ہیبت ناک نظارہ ہو گا کہ لاکھوں بچے یتیم کیے جاتے ہیں۔ بیواؤں سے گھر بھر جاتے ہیں۔ ہزاروں خاندان بے نام و نشان ہو جاتے ہیں اور کوئی باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ بچا لیتا ہے جبکہ بلائیں عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوں۔ پس اس وقت خدا کا غضب بڑھا ہوا ہے اور حقیقت میں یہ خدا کے غضب کے ایام ہیں اس لیے کہ خدا کے حدود اور احکام کی بے حُرمتی کی جاتی ہے اور اس کی باتوں پر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لیے یہی علاج ہے کہ دعا کہ سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 46-47 ایڈیشن 2016ء)

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ سعید الفطرت ہوتے ہیں جو پہلے ہی مان لیتے ہیں، یہ لوگ بڑے ہی دُور اندیش اور باریک بین ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور ایک بیوقوف ہوتے ہیں اور جب سر پر آپڑتی ہے تب کچھ چونکتے ہیں۔ اس لیے تم اس سے پہلے کہ خدا کا غضب آجاوے، دعا کرو اور اپنے آپ کو خدا کی پناہ اور حفاظت میں دے دو، دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقّت پیدا ہو اور مصائب اور غضبِ الٰہی دُور ہو، لیکن جب بَلا سر پر آئی بے شک اس وقت بھی ایک درد پیدا ہوتا ہے مگر وہ درد قبولیتِ دعا کا جذب اپنے اندر نہیں رکھتا۔ یقیناً سمجھو کہ اگر مصیبت سے پہلے اپنے دلوں کو گداز کرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے گریہ و بکا کرو گے تو تمہارے خاندان اور تمہارے بچّے طاعون کے عذاب سے بچائے جائیں گے اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی، میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 61-62 ایڈیشن 2016ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد طاہر، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ:

مجلس نصرت جہاں کے تحت گیمبیا میں خدمت بجالانے والے ایک مخلص اور وفادار خادم سلسلہ مکرم شیخ تنویر احمد ابن مکرم محمود احمد مرحوم 14مئی 2022ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

مرحوم تقریباً 12 سال جماعت احمدیہ کے نظام تعلیم سے وابستہ رہے۔پہلے مرکز میں ناصر ہائیر سیکنڈری سکول میں 2010ء تا2012ء پڑھاتے رہے اور طلباء و سٹاف میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔نظارت تعلیم کی رپورٹ کے مطابق محنت کرنے والے استاد تھے۔طلباء کو محنت اور توجہ سے پڑھاتے تھے اور تعاون کرنے والے تھے۔بعد میں انہوں نے مجلس نصرت جہاں کے تحت پانچ سالہ وقف پیش کیا اور دوران خدمت ہی زندگی وقف کر دی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منظور فرمایا۔اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں کے باعث انہیں جلد ہی مسرور احمدیہ سینیئر سیکنڈری سکول،بانجل، گیمبیا کا وائس پرنسپل بنادیا گیا اور انہوں نے بھرپور رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔

اگست 2012ء سے آپ گیمبیا میں بطور استاد خدمت پر مامور تھے۔محنت اور محبت سے اپنے فرائض انجام دیتے تھے اور یہاں بھی سٹاف اور طلباء میں یکساں مقبول تھے۔سکول کے علاوہ دیگر جماعتی سرگرمیوں میں بھی پورے شوق اور لگن سے حصہ لینے والے مجلس انصار اللہ کے فعال رکن رہے۔جلسہ سالانہ گیمبیا کے موقع پر ان کی ڈیوٹی نمائش اور تصاویر پر لگائی جاتی تھی۔

آپ خود اور آپ کی اہلیہ عطیۃ الحبیب صاحبہ بھی بڑی ہمت اور کوشش سے نمائش سجاتے اور داد تحسین وصول کرتے۔ جماعت کے وقار عمل اور جلسہ گاہ کی تیاری اور سڑکوں کی صفائی وغیرہ احباب جماعت کے ساتھ مل کر کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتے کہ اللہ تعالیٰ بھرپور رنگ میں ہرمیدان میں خدمت کی سعادت عطاء کر رہاہے۔ ان دنوں موصوف مع فیملی مرکز میں مقیم تھے۔ 14مئی کی صبح غسل کے لیے گئے جب غسلخانہ سے نکلنے میں تاخیر ہوئی تو اہل خانہ کو تشویش ہوئی اور دروازہ کھولنے پر علم ہوا کہ وفات ہو چکی ہے۔مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بیوی بچوں کا خود کفیل ہو۔ ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہو۔آمین۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔مکرم شیخ تنویر احمد مکرم عبدالمنان فیاض کے داماد تھے۔

فقہی کارنر

ارکان نماز پُر حکمت ہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیّت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گِر کر اپنے خیال بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے اور جب جسم کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں تو جب ہم اُن میں سے ایک چیز کو اٹھائیں گے تو اُس اُٹھانے سے دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہو گی۔ لیکن صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223-224)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

اپنی ترجیحات میں تبدیلی لانے کے لئے تھوڑی ہمت کر کے اپنے ردعمل کو بہتر بنا لینا بے حد ضروری ہے۔ اسی سے ہماری لذات کے چناؤ میں نکھار آتا ہے اور ہمیں درحقیقت ان اعلیٰ لذات سے رغبت پیدا ہونے لگتی ہے جو ابھی پھیکی اور بے ذائقہ سی لگ رہی ہوتی ہیں جیسے ایک مریض کو لذیذ ترین کھانے بھی بک بکے سے لگتے ہیں۔مسئلہ دراصل ان لذات میں نہیں ہوتا ہماری ہی بیمار حالت کا ہوتا ہے جس کا علاج بے حد ضروری ہے۔

کاشف احمد

14/جون2022ء

مقام		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:10	19:04
مدینہ منورہ	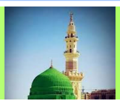	04:01	19:11
قادیان		03:43	19:35
ربوہ		03:23	19:15
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:18	21:20